مسیح میں نئی زندگی: طاقتور مسیحی زندگی گزارنے کی بنیادیں۔

سیشن چھ

خدا آپ کو برکت دے اور نئی زندگی مسیح میں خوش آمدید، مسیحی زندگی کے بنیادی اصول، سیشن چھ۔

ہم کلامِ خدا کو درست طریقے سے سنبھالنے کے حصے میں ہیں۔ یاد رکھیں، ہم نے کارکن کے موضوع کو پہلے ہی مکمل کر لیا ہے۔ اب ہم کلامِ خدا کو درست طریقے سے سنبھالنے پر بات کر رہے ہیں۔ اور سیشن چھ میں، کامل کلام کو دریافت کرنے کے سیشن میں، ہم سیاق و سباق کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

میں ایک ایسی آیت کی طرف جانا چاہتا ہوں جو اکثر غلط سنبھالی جاتی ہے اور غلط تعبیر کی جاتی ہے۔ براہ کرم متی 24:14 کی طرف جائیں۔

متی 24:14

اور یہ بادشاہی کی خوشخبری ساری دنیا میں تمام قوموں کے لئے گواہی کے طور پر پھیلائی جائے گی، اور پھر خاتمہ آئے گا۔

یہ مسیح اپنے شاگردوں–اپنے رسولوں–سے بات کر رہے ہیں۔ وہ اپنی گرفتاری کی شام کو بات کر رہے ہیں۔ اسی شام کے بعد انہیں گرفتار کیا جائے گا۔ اور وہ ان سے کہتے ہیں کہ خوشخبری کو ساری دنیا میں پھیلانا ہوگا اور پھر خاتمہ آئے گا۔

سیاق و سباق

بہت سے لوگ یہ مانتے ہیں کہ یسوع مسیح اس وقت تک واپس نہیں آسکتے جب تک ساری دنیا خوشخبری نہ سن لے۔ ہمیں اسے اس کے سیاق و سباق میں سمجھنا ہوگا کیونکہ یسوع مسیح کی دو آمد ہیں۔ پہلی وہ

ہے جب یسوع مسیح آئیں گے اور کلیسیا، یعنی مسیحیوں کو، زمین سے لے جائیں گے۔ یسوع مسیح فضا میں آئیں گے اور مسیحیوں کو لے جائیں گے، اور اسے "رفع" کہا جاتا ہے۔

پھر، مسیح کی دوسری آمد ہے جب وہ زمین پر آئیں گے اور زمین کو فتح کریں گے، زمین پر قبضہ کریں گے، اور اپنی بادشاہی قائم کریں گے۔ جو بادشاہی وہ قائم کریں گے اسے "ہزار سالہ بادشاہی" کہا جاتا ہے۔ جی ہاں، مسیح لفظی طور پر واپس آئیں گے اور زمین کو فتح کریں گے۔ وہ لفظی طور پر اس سیارے پر اتریں گے۔ لیکن کیا ہوا ہے کہ زیادہ تر مسیحیوں نے سیاق و سباق سے صحیح طور پر نہ سمجھا کہ متی کی یہ آیت کس چیز کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

یاد رکھیں، ہمارے پاس دو اختیارات ہیں۔ کیا یہ مسیح اور رفع سے پہلے ہونے والے واقعات کے بارے میں بات کر رہا ہے، یا یہ اس بارے میں بات کر رہا ہے کہ مسیح کے زمین پر اترنے، ہرمجدون کی جنگ لڑنے، زمین کو فتح کرنے، اور اپنی ہزار سالہ بادشاہی قائم کرنے سے پہلے کیا ہونا چاہئے۔ ہم کیسے جانیں گے کہ یہ آیت مسیح کی کون سی آمد کی طرف اشارہ کر رہی ہے؟ ہم سیاق و سباق سے سیکھیں گے۔

ویسے، سیاق و سباق کے بعد ہم اگلا موضوع سمجھ کی وسعت پر ڈھکیں گے۔ سمجھ کی وسعت صرف پوری بائبل کا (سیاق و سباق ہے۔

میں کہوں گا کہ بائبل کو سمجھنے کے لئے ہم آپ کو جو تمام اہم نکات سکھائیں گے، ان میں سے سیاق و سباق وہ اہم نکتہ ہے جو صحیفوں کی تعبیر کے لئے سب سے زیادہ استعمال ہو گا۔ ہمیں سیاق و سباق کو دیکھنا سیکھنا ہو گا۔ یہ سیاق و سباق کو نہ دیکھنے کی وجہ سے تھا کہ کوئی شخص اپنے گلے میں لعنت پہنتا تھا، کہتے ہوئے، "خداوند ہمارے درمیان نگہبانی کرے جب ہم ایک دوسرے سے دور ہوں" (پیدائش 31:49)۔ سیاق و سباق سے باہر یہ بہت اچھا لگتا ہے، لیکن سیاق و سباق میں، یہ ایک لعنت ہے۔ لہذا، ہمیں سیاق و سباق کو دیکھنا سیکھنا ہو گا۔

اب، ہم متی 24 کا سیاق و سباق کیسے جانیں گے؟ سب سے پہلے، آیت 3 میں شاگرد یسوع مسیح کے پاس نجی طور پر آئے اور بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ انہوں نے کیا کہا۔

متی 24:3

جب یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا، شاگرد نجی طور پر اس کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا، "ہمیں بتائیں، یہ کب ہوگا، اور تیری آمد اور عہد کے خاتمے کی نشانی کیا ہوگی؟"

یہ مسیح کی زمین پر آمد کے بارے میں بات کر رہا ہے تاکہ اس شرارت کے عہد، انسان کے دن، کو ختم کیا جائے اور زمین پر اپنی ہزار سالہ بادشاہی قائم کی جائے۔ مسیح نے پھر ان سے جواب دیا۔ متی 24:4-9 میں:

متی 24:4-9

یسوع نے جواب دیا: "ہوشیار رہو کہ کوئی تمہیں دھوکہ نہ دے۔ کیونکہ بہت سے میرے نام پر آئیں گے، دعویٰ کریں گے، 'میں مسیحا ہوں،' اور بہتوں کو دھوکہ دیں گے۔ تم جنگیں اور جنگوں کی افواہیں سنو گے، لیکن خیال رکھو کہ تم گھبراؤ نہیں۔ ایسی چیزیں ہونی چاہئیں، لیکن خاتمہ ابھی آنا ہے۔ قوم قوم کے خلاف اور بادشاہی بادشاہی کے خلاف اٹھے گی۔ مختلف جگہوں پر قحط اور زلزلے ہوں گے۔ یہ سب زچگی کے دردوں کی ابتدا ہیں۔ پھر تمہیں ستایا جائے گا اور مار دیا جائے گا، اور میرے نام کی وجہ سے تمام قومیں تم سے نفرت کریں گی۔"

اس سیاق و سباق میں، مسیح اس وقت کی بات کر رہے ہیں جسے بائبل عظیم مصیبت کہتی ہے۔ آیت 15 کہتی ہے:

متی 24:15

جب تم مقدس مقام پر 'تباہ کن گندگی' کو کھڑا دیکھو، جیسا کہ نبی دانی ایل کے ذریعے کہا گیا—پڑھنے والا سمجھے—"

تو، مقدس مقام ہیکل ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یروشلم میں ایک ہیکل ہونا ضروری ہے۔ کیا اب یروشلم میں کوئی ہیکل ہے؟ نہیں، کوئی نہیں ہے۔ ہیکل تباہ ہو چکا ہے۔ لیکن کلیسیا کے رفع کے بعد، وحی کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ ایک ہیکل ہو گا۔ بالکل۔ اب آیت 29 دیکھیں:

متی24:29-31

ان دنوں کی مصیبت کے فوراً بعد، سورج تاریک ہو جائے گا، چاند اپنی روشنی نہیں دے گا، ستارے آسمان سے گر جائیں گے، اور آسمانی اجسام ہل جائیں گے۔ اس وقت ابنِ آدم کی نشانی آسمان پر ظاہر ہو گی۔ دیکھو یہ۔ متی 24:30 میں:

"پھر ابنِ آدم کی نشانی آسمان میں ظاہر ہو گی۔ اور پھر زمین کی تمام قومیں ماتم کریں گی جب وہ ابنِ آدم کو آسمان کے بادل پر طاقت اور عظیم جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گی۔"

تمام قومیں رب کو آتے دیکھیں گی اور تمام قومیں ماتم کریں گی۔ یہ کلیسیا کے رفع کے وقت نہیں ہوتا۔ یہ ہر مجدون کی جنگ کے وقت ہوتا ہے جب مسیح آسمان سے سفید گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے لشکروں کے ساتھ نیچے آتے ہیں۔ تب قومیں اوپر دیکھتی ہیں اور ماتم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ، بائبل آیت 31 میں کہتی ہے:

اور وہ اپنے فرشتوں کو بلند نرسنگے کے ساتھ بھیجے گا، اور وہ اس کے چنے ہوئے لوگوں کو چاروں ہواؤں سے، آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جمع کریں گے۔

اب، یہ کس کے بارے میں بات کر رہا ہے؟ جب مسیح زمین پر آئیں گے، وہ کون سے چنے ہوئے ہیں جنہیں وہ جمع کریں گے؟ ٹھیک ہے، اگر ہم بس پڑھتے رہیں، تو ہم جان سکتے ہیں۔ ہم متی باب 24 کے باقی حصے کو پڑھتے ہیں، اور پھر متی باب 25 شروع کرتے ہیں۔ ہم کنواریوں کی تمثیل اور توڑوں کی تمثیل کو پڑھتے ہیں۔ مسیح پھر متی باب 25 کی آیت 31 میں سیاق و سباق کو دوبارہ اٹھاتے ہیں۔ یاد رکھیں، ہم سیاق و سباق کے ذریعے صحیفوں کی تعبیر کے بارے

میں بات کر رہے ہیں۔ مسیح نے متی میں کچھ تمثیلیں بتائی ہیں جو سیاق و سباق کو روکتی دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن پھر متی 25:31 میں، وہ اسے دوبارہ اٹھاتے ہیں۔

متی 25:31

اور وہ اپنے فرشتوں کو بلند نرسنگے کے ساتھ بھیجے گا، اور وہ اس کے چنے ہوئے لوگوں کو چاروں ہواؤں سے، آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جمع کریں گے۔

اب، اس سے پہلے مسیح نے کہا تھا کہ فرشتے اس کے چنے ہوئے لوگوں کو جمع کریں گے، اور وہ کریں گے۔ وہ چنے ہوئے لوگوں کو جمع کریں گے اور برے لوگوں کو بھی جمع کریں گے۔ اسی لئے یہ آیت کہتی ہے کہ تمام قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی، اور وہ لوگوں کو ایک دوسرے سے الگ کرے گا۔

چنے ہوئے لوگوں کو جمع کیا گیا ہے، ہاں، لیکن فرشتوں نے جوئر کو بھی جمع کیا۔ آپ کو کھیت کے جوئر کی تمثیل یاد ہو گی، کہ دنیا کے خاتمے پر، جوئر کو گندم کے ساتھ جمع کیا جائے گا (متی 13:30)۔ ٹھیک ہے، گندم چنے ہوئے لوگ ہیں۔ جوئر برے لوگ ہیں۔ یہاں دنیا کے خاتمے پر فیصلہ ہے، ہر مجدون کے فوراً بعد، یا عہد کے خاتمے کے بعد، ہر مجدون کی جنگ کے بعد۔

اور یسوع مسیح کہتے ہیں کہ تمام قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔ وہ لوگوں کو ایک دوسرے سے الگ کرے گا جیسے ایک چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے الگ کرتا ہے۔ وہ بھیڑوں کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھے گا، اور بکریوں کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھے گا۔ مسیح بادشاہ پھر کہے گا، متی 25:34 میں:

متی 25:34

"تب بادشاہ اپنے دائیں طرف والوں سے کہے گا، 'آؤ، تم جو میرے باپ کی طرف سے برکت یافتہ ہو؛ اپنی میراث، وہ بادشاہی جو دنیا کی تخلیق سے تمہارے لئے تیار کی گئی تھی، لے لو۔''"

تو مسیح آسمان سے نیچے آتے ہیں، ہر مجدون کی جنگ لڑتے ہیں، زمین کو فتح کرتے ہیں، اور اپنی بادشاہی قائم کرتے ہیں۔ وہ سب کو جمع کرتے ہیں اور اپنے جمع شدہ چنے ہوئے لوگوں سے کہتے ہیں، "آؤ، بادشاہی لے لو۔ یہ تمہارے لئے تیار کی گئی تھی۔" آمین۔ پھر آیت 41 میں:

متی 25:41

"تب وہ اپنی بائیں طرف والوں سے کہے گا، 'مجھ سے دور ہو جاؤ، تم جو ملعون ہو، اس ابدی آگ میں جو شیطان اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔'"

اور اس مقام پر، آیت 46 کہتی ہے کہ وہ سزا کی طرف جائیں گے۔

متی 25:46

"تب وہ ابدی سزا کی طرف چلے جائیں گے، لیکن صادق ابدی زندگی کی طرف۔"

تو، جب ہم متی باب 24 پڑھ رہے ہیں، اور ہمیں ایک پیچیدہ آیت ملتی ہے۔ یہ آیت 14 میں کہتی ہے کہ خاتمہ آنے سے پہلے، ساری دنیا کو خوشخبری سنی ہو گی۔ اور ہم ارد گرد دیکھتے ہیں اور جو کوئی دنیا کی قوموں کے بارے میں جانتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ زمین پر ہر شخص نے خوشخبری نہیں سنی۔

کچھ مسیحی آیت 14 پر پڑھنا روک دیتے ہیں اور یہ نہیں پڑھتے اور سمجھتے کہ متی کے ابواب 24 اور 25 کا سیاق و سباق مسیح کی واپسی کی طرف اشارہ کرتا ہے تاکہ وہ ہر مجدون کی جنگ لڑیں، زمین کو فتح کریں، اور اپنی بادشاہی قائم کریں۔ یہ مسیحی کہیں گے، "ٹھیک ہے، یسوع مسیح ہم مسیحیوں کو جمع کرنے کے لئے واپس نہیں آسکتے جب تک ساری دنیا نے خوشخبری نہ سنی ہو۔" لیکن اگر ہم سیاق و سباق کو صحیح طور پر پڑھیں، تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ مسیح کے کلیسیا کو رفع کرنے کے لئے آنے کی بات نہیں کر رہا، بلکہ ہر مجدون کی جنگ لڑنے کی بات کر رہا ہے۔

پھر مسیح ہر مجدون کی جنگ لڑنے کے لئے واپس نہیں آسکتے جب تک ساری دنیا خوشخبری نہ سن لے۔ اور اگر یہ سچ ہے، اگر یہ تعبیر درست ہے، تو ہمیں وحی کی کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ ساری دنیا خوشخبری سنتی ہے۔ اور یہ بالکل درست ہے۔ آیئے وحی باب 14 کی طرف جائیں۔

وحی 14:6

تب میں نے ایک اور فرشتے کو ہوا میں اڑتے دیکھا، اور اس کے پاس ابدی خوشخبری تھی جو زمین پر رہنے والوں کو—ہر قوم، قبیلے، زبان، اور لوگوں کو—اعلان کرنے کے لئے تھی۔

وحی 14 کی یہ آیت اس سے فوراً پہلے ہے جب مسیح آسمان سے نیچے آتے ہیں تاکہ ہر مجدون کی جنگ لڑیں، جو وحی 19 میں ہے۔ تو، کیا پوری دنیا، سیارے پر ہر شخص، یسوع مسیح کے ہر مجدون کی جنگ کے لئے واپس آنے، غیر ایمانداروں کے ساتھ لڑنے، اور دنیا کو فتح کرنے سے پہلے خوشخبری سننے اور ایمان لانے کا موقع پاتا ہے؟ بالکل ہاں۔ متی کی آیت سچ ہے۔

لیکن یہ مسیح کے کلیسیا کو رفع کرنے کے لئے واپس آنے کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔ یہ مسیح کے ہر مجدون کی جنگ سے پہلے واپس آنے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور دنیا کے لوگوں، دنیا کی قوموں، کے خوشخبری سننے کا طریقہ ہماری انسانی کوششوں کے ذریعے نہیں، بلکہ الٰہی کوشش کے ذریعے ہوگا۔

خدا اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ یقینی بنائیں گے کہ ہر کوئی سنے۔ آپ جانتے ہیں، ایمانداری سے، اگر سیارے پر ہر شخص کو یسوع مسیح کی خوشخبری سننی پڑے اس سے پہلے کہ وہ واپس آسکیں، اور یہ صرف انسانی کوشش کے ذریعے ممکن ہو، تو مجھے نہیں لگتا کہ مسیح کبھی واپس آئیں گے کیونکہ تقریباً 2,000 سال سے زمین پر بڑی، طاقتور مسیحی قومیں موجود ہیں اور ابھی تک دنیا میں ہر شخص نے خوشخبری نہیں سنی۔ لیکن، شکر ہے، یہ فرشتے ہوں گے جو اس نبوی پیشین گوئی کو پورا کریں گے، اور رب واپس آکر ہر مجدون کی جنگ لڑ سکیں گے۔

ویسے، آخرت کے وقائع نگاری اور آخرت میں آنے والے واقعات کے بارے میں مزید جاننے کے لئے، مسیحی تعلیمی خدمات کے پاس وحی کی کتاب پر ایک شاندار آڈیو ٹیپ کلاس ہے اور ایک کتاب بھی ہے

جس کا نام ہے مسیحی کی امید، روح کا لنگر (بک آف ریویلیشن اور دی کرسچینز ہوپ)۔ یہ دونوں وسائل مستقبل کی وقائع نگاری اور مستقبل میں آنے والے واقعات کی تفصیل سے وضاحت کرتے ہیں۔

تو، یہ سیاق وسباق ہے۔ اب ہم کلامِ خدا پر کام کرنے اور کامل کلام کو دریافت کرنے کے لئے اپنے اگلے اہم نکتہ کی طرف بڑھیں گے، اور وہ ہے سمجھ کی وسعت۔

سمجھ کی وسعت

اگر آپ کو یاد ہو، میں نے پہلے ہی وضاحت کی تھی کہ سمجھ کی وسعت سیاق وسباق کا ایک ذیلی حصہ ہے کیونکہ سمجھ کی وسعت صرف پوری بائبل کو سیاق وسباق کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ صحیفوں میں کسی موضوع کی سمجھ کی وسعت کو سمجھنا مددگار ہے۔

میں اس دن کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جس دن یسوع مسیح کی وفات ہوئی۔ روایتی مسیحیت ہمیں سکھاتی ہے کہ یسوع مسیح جمعہ کے دن فوت ہوئے اور اتوار کی صبح اٹھ کھڑے ہوئے۔ اب، اس میں ایک پیچیدگی ہے۔ یہ پیچیدگی وقائع نگاری سے متعلق ہے، اور ہم اس پر ایک نظر ڈالیں گے۔ کچھ دیگر پیچیدگیاں بھی ہیں۔ روایتی مسیحیت کہتی ہے کہ یسوع مسیح کو جمعرات کی رات گرفتار کیا گیا، جمعہ کے دن دن کے وقت صلیب پر چڑھایا گیا، اور پھر اتوار کی صبح اٹھ کھڑے ہوئے۔ آیئے دیکھیں کہ کیا یہ درست ہے۔ ٹھیک ہے، پہلے میں آپ کو بتاؤں کہ میں آپ کو کیا سکھاؤں گا۔ میں آپ کو یہ سکھاؤں گا کہ مسیح کو پیر کی رات گرفتار کیا گیا۔ منگل کو ان کا ہیرودیس یا پیلاطس، پھر ہیرودیس، اور پھر پیلاطس کے سامنے فیصلہ ہوا۔ پھر انہیں بدھ کے دن صلیب پر چڑھایا گیا۔ وہ بدھ کی شام فوت ہوئے اور ہفتہ کی دوپہر اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ وہ وقائع نگاری ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تو، آیئے پہلے متی باب 12 پر ایک فوری نظر ڈالتے ہیں۔

متی 12:38

تب کچھ فریسیوں اور شریعت کے معلمین نے اس سے کہا، "اے استاد، ہم تیری طرف سے کوئی نشانی دیکھنا چاہتے ہیں۔"

فریسی مسیح کے زمانے کے مذہبی رہنما تھے۔ شریعت کے معلمین کے ساتھ مل کر، وہ مسیح سے کوئی معجزاتی نشانی دیکھنا چاہتے تھے۔

متی 12:39-40

اس نے جواب دیا، "ایک شریر اور زناکار نسل نشانی مانگتی ہے! لیکن اسے نبی یونس کی نشانی کے سوا کوئی نشانی نہ دی جائے گی۔ کیونکہ جیسے یونس تین دن اور تین رات بڑی مچھلی کے پیٹ میں تھا، ویسے ہی ابنِ آدم تین دن اور تین رات زمین کے دل میں ہوگا۔"

اب یہ آیات سمجھنے میں آسان ہیں، اور ترجمہ اچھا ہے۔ مسیح نے کہا، "میں تین دن اور تین رات زمین میں رہوں گا۔" تین دن اور تین رات۔ روایتی مسیحیت ہمیں سکھاتی ہے کہ مسیح جمعہ کی دوپہر فوت ہوئے اور اتوار کی صبح، جب ابھی اندھیرا تھا، اٹھ کھڑے ہوئے۔ اگر آپ جمعہ کی دوپہر سے اتوار کی صبح، اس سے پہلے کہ روشنی ہو، تین دن اور تین رات نکال سکیں، تو یہ کچھ ہوگا۔ آپ اور میں دونوں جانتے ہیں کہ جمعہ کی دوپہر اور اتوار کی صبح کے درمیان تین دن اور تین رات نہیں ہیں۔ یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ مسیح کے فوت ہونے اور اٹھنے کے وقت کے درمیان تین دن اور تین رات ہیں۔

ہم اس کے سیاق و سباق سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟ آیئے براہ کرم مرقس 15 کی طرف جائیں، اور ہم گھنٹوں اور کچھ وقائع نگاری کے بارے میں پڑھیں گے۔ ویسے، میں اسے زیادہ تفصیل سے نہیں ڈھکوں گا کیونکہ مسیحی تعلیمی خدمات کے پاس مسیح کی زندگی کے آخری دنوں پر ایک آڈیو ٹیپ ہے اگر آپ مزید تفصیلات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مرقس 15:25 کہتا ہے کہ جب انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا تو تیسرا گھنٹہ تھا۔ رومی وقت میں تیسرا گھنٹہ صبح نو بجے ہوتا ہے۔ تو، انہوں نے مسیح کو صبح نو بجے صلیب پر چڑھایا۔ مرقس 15:25 میں:

مرقس 15:25

جب انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا تو صبح کے نو بجے تھے۔

مرقس 15:33 کہتا ہے کہ چھٹے گھنٹے پر، پورے ملک پر اندھیرا چھا گیا یہاں تک کہ نویں گھنٹے تک۔ تو، چھٹے گھنٹے سے، جو دوپہر بارہ بجے ہے، نویں گھنٹے تک، جو دوپہر تین بجے ہے، ملک پر اندھیرا چھایا رہا۔ اور آیت 33-34 میں، نویں گھنٹے پر، ہم پڑھتے ہیں:

مرقس 15:33-34

دوپہر کو، پورے ملک پر اندھیرا چھا گیا یہاں تک کہ دوپہر تین بجے تک۔ اور دوپہر تین بجے یسوع نے بلند آواز میں پکارا، "ایلوئی، ایلوئی، لما سبقتانی؟" (جس کا مطلب ہے "میرے خدا، میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟")۔

اور پھر، اگر آپ آیت 37 پڑھتے رہتے ہیں، تو یہ کہتا ہے کہ بلند آواز سے چیخ کر، یسوع نے آخری سانس لی۔

مرقس 15:37

بلند آواز سے چیخ کر، یسوع نے آخری سانس لی۔

تو، آیت 25 کے مطابق، یسوع کو صبح نو بجے صلیب پر چڑھایا گیا؛ آیت 33 کے مطابق، دوپہر بارہ بجے ملک پر اندھیرا چھا گیا؛ اور، آیت 34 کے مطابق، وہ دوپہر تین بجے فوت ہوئے۔ آیئے کہتے ہیں کہ، تمام کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے، جیسے کہ پیلاطس سے اس کی لاش اتارنے کی اجازت لینا اور اس قسم کی چیزیں، اگر وہ شام چھ بجے دفن ہوئے، تو آپ کے پاس یہ ہے کہ مسیح لفظی طور پر شام چھ بجے دفن ہوئے۔

ہم اسے ابھی کے لئے ایک طرف رکھیں گے تاکہ ہم آیت 42 پڑھ سکیں۔ آیئے دیکھتے ہیں،

مرقس 15:42

... یہ تیاری کا دن تھا (یعنی سبت سے پہلے کا دن)

یہ تیاری کا دن تھا، یعنی سبت سے پہلے کا دن۔ آہا! یہ وجہ ہے۔ یہ آیت وجہ ہے کہ ہر کوئی سمجھتا ہے کہ مسیح جمعہ کے دن فوت ہوئے۔ کیونکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ یہودی دنیا میں، سبت ہفتہ کے دن ہوتا ہے۔

تو، اگر آیت 42 کہتی ہے کہ یہ تیاری کا دن تھا، سبت سے پہلے کا دن، تو وہ ضرور جمعہ کو فوت ہوئے ہوں گے۔ لیکن اگر ہم صحیفوں کی سمجھ کی وسعت کو دیکھیں-پوری صحیفوں کی سمجھ کی وسعت- تو ہم جان سکتے ہیں کہ کیا اگلا دن ہفتہ تھا۔ اگلا دن کیا تھا؟ احبار کی کتاب، باب 23 کے مطابق، یہ فصح کا دن تھا۔

احبار 23:4-7

یہ رب کے مقرر کردہ تہوار ہیں، مقدس اجتماعات جو تمہیں ان کے مقررہ اوقات میں منانے ہیں: پہلے مہینے کے چودھویں دن شام کے وقت رب کا فصح شروع ہوتا ہے۔ اسی مہینے کے پندرہویں دن رب کا بے خمیری روٹی کا تہوار شروع ہوتا ہے؛ سات دن تک تمہیں بے خمیری روٹی کھانی ہو گی۔ پہلے دن ایک مقدس اجتماع رکھو اور کوئی معمولی کام نہ کرو۔

اور گنتی کی کتاب کے مطابق، فصح کا دن ایک سبت تھا-ایک دن جب "مقدس اجتماع رکھنا اور کوئی معمولی کام نہ کرنا" تھا۔ گنتی 28:16-18 میں پڑھا جاتا ہے:

گنتی 28:16-18

پہلے مہینے کے چودھویں دن رب کا فصح منایا جائے گا۔ اس مہینے کے پندرہویں دن ایک تہوار ہو گا؛ سات دن تک بے خمیری روٹی کھائی جائے۔ پہلے دن ایک مقدس اجتماع رکھو اور کوئی معمولی کام نہ کرو۔

یہ اس طرح ہے، مثال کے طور پر، ہماری معیاری ہفتہ وار چھٹی اتوار ہے، لیکن اگر ہفتے کے وسط میں کرسمس ہو، تو یہ پھر بھی چھٹی ہے۔ آپ اور میں سمجھتے ہیں کہ ہمارے کیلنڈر پر چھٹی کا کیا مطلب ہے جو ہفتہ وار

چھٹی پر نہ پڑے۔ ہفتہ وار چھٹی روایتی طور پر اتوار ہے۔ کرسمس اکثر اتوار کو نہیں پڑتا، اور پھر بھی یہ تمام دن چھٹی سمجھے جاتے ہیں۔ فصح کا دن ایک خاص سبت تھا۔ یہ اخبار اور گنتی کی سمجھ کی وسعت سے پڑھنے سے بالکل واضح ہے۔

آیئے براہ کرم یوحنا، باب 19 کی طرف جائیں۔ متی، مرقس، لوقا، یوحنا۔ یوحنا 19:31 میں، ہم یہ پڑھتے ہیں:

یوحنا 19:31

اب تیاری کا دن تھا، اور اگلا دن ایک خاص سبت ہونا تھا۔

نوٹ کیا کہ یہ ہفتہ وار سبت نہیں کہتا۔ یہ خاص سبت کہتا ہے۔ ہاں، اگلا دن ایک خاص سبت ہونا تھا، یہ فصح ہونا تھا۔ تو، یسوع مسیح کو سبت سے پہلے صلیب پر چڑھایا گیا۔ انہیں خاص سبت سے پہلے صلیب پر چڑھایا گیا، نہ کہ ہفتہ وار سبت۔ اور وہ خاص سبت جس سے پہلے انہیں صلیب پر چڑھایا گیا وہ فصح کا دن تھا۔

ٹھیک ہے، ہم جانتے ہیں کہ یسوع کس دن اٹھے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب عورتیں اتوار کی صبح سویرے، جب ابھی اندھیرا تھا، قبر پر آئیں، وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ انہیں کوئی لاش نہیں ملی۔ پتھر ہٹایا گیا تھا اور وہ واپس گئیں اور رسولوں سے کہا، "کسی نے لاش لے لی ہے۔ وہ وہاں نہیں ہے۔"

تو، اگر یسوع مسیح شام چھ بجے دفن ہوئے، اور انہوں نے کہا، "میں تین دن اور تین رات زمین کے دل میں رہوں گا،" تو اسے سمجھنا کافی آسان ہے۔ انہیں پیر کے دن گرفتار کیا گیا اور سنہیدرین کے رات کے مقدمے میں لے جایا گیا۔ اگلی صبح، یعنی منگل کی صبح، سنہیدرین انہیں پیلاطس کے پاس لے گئی۔ ان کا پیلاطس کے سامنے مقدمہ چلا۔ پیلاطس کو پتہ چلا کہ یسوع جلیل کا باشندہ ہے، اور اسے ہیرودیس کے پاس بھیجا۔ ہیرودیس نے اسے واپس پیلاطس کے پاس بھیجا۔

پیلاطس نے اسے ہجوم کے سامنے لایا۔ ہجوم نے چیخ کر کہا، "اسے صلیب پر چڑھاؤ!" ٹھیک ہے، اس وقت تک دوپہر ہو چکی تھی۔ پیلاطس دوپہر کو کسی کو صلیب پر نہیں چڑھاتا تھا، کیونکہ رومی لوگوں کو دہشت کے اثر

کے لئے صلیب پر چڑھاتے تھے۔ تو، اگر آپ کو ریکارڈ یاد ہو، پیلاطس نے مسیح کو سپاہیوں کے حوالے کیا جنہوں نے یسوع مسیح کو رات بھر مارا۔ اور پھر اگلی صبح نو بجے، بدھ کی صبح، انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا۔

بدھ کے دن دوپہر بارہ بجے، اندھیرا چھا گیا۔ بدھ کے دن دوپہر تین بجے، یسوع فوت ہوئے۔ بدھ کے دن شام چھ بجے تک، وہ قبر میں تھے۔ ان کی نبوی پیشین گوئی، کہ وہ تین دن اور تین رات قبر میں رہیں گے، لفظی طور پر پوری ہوئی۔ بدھ کی رات سے جمعرات کی رات تک ایک دن اور ایک رات ہے۔ جمعرات کی رات سے جمعہ کی رات تک دو دن اور دو رات ہیں۔ اور جمعہ کی رات سے ہفتہ کی رات تک تین دن اور تین رات ہیں، اور اسی وقت وہ اٹھے، ہفتہ کی شام کو۔ پھر اگلی صبح سویرے جب عورتیں قبر پر آئیں، وہ کھلی تھی اور وہ پہلے ہی جا چکے تھے۔

تو، ہم یسوع مسیح کے فوت ہونے کا دن کیسے جانتے ہیں؟ ہم اسے سمجھ کی وسعت کو دیکھ کر جانتے ہیں۔ سمجھ کی وسعت صحیفوں کو سمجھنے اور ان کے کھلنے کا ایک اور اہم نکتہ ہے، اور یہ کہ بائبل پیدائش سے وحی تک بغیر ایک بھی تضاد کے ملتی ہے۔ کیا یہ شاندار نہیں ہے؟ یہ بغیر ایک بھی تضاد کے ملتی ہے۔

رسومات

آپ جانتے ہیں، صحیفوں کو سمجھنے کا ایک اور اہم نکتہ رسومات کو سمجھنا ہے۔ میں بائبل کی چند رسومات پر جلدی سے نظر ڈالنا چاہوں گا۔ ایک بار پھر، مسیحی تعلیمی خدمات کے پاس رسومات پر مواد ہے جو اہم ہے۔ اور اگر ہم 1 پطرس 1:13 کو دیکھیں، میں کنگ جیمز ترجمہ سے ایک آیت پڑھوں گا۔ یہ کہتا ہے:

1 پطرس 1:13

اس لئے اپنے دماغ کی کمر باندھو، ہوشیار رہو، اور اس فضل کی امید رکھو جو یسوع مسیح کے ظہور کے وقت تمہارے لئے لایا جائے گا۔

اس آیت کے پہلے حصے کو سنیں، "اس لئے اپنے دماغ کی کمر باندھو۔" شاید آپ سوچ رہے ہوں، "اپنے دماغ کی کمر باندھو۔ اس کا کیا مطلب ہے؟" دلچسپ بات یہ ہے کہ این آئی وی ترجمہ تسلیم کرتا ہے کہ آج کے لوگوں کو

اس آیت کو سمجھنے میں بہت دشواری ہو گی، اس لئے وہ اسے سادہ طور پر ترجمہ کرتے ہیں، "اس لئے اپنے دماغوں کو عمل کے لئے تیار کرو۔"

لیکن این آئی وی ترجمہ یونانی متن کے لئے لفظی نہیں ہے۔ یونانی متن بالکل کنگ جیمز کی طرح پڑھتا ہے: "اپنے دماغ کی کمر باندھو۔" اس کا کیا مطلب ہے؟ بائبلی زمانے میں، لوگ لمبے لباس پہنتے تھے۔ ان کے کپڑے ان کے ٹخنوں تک گرتے تھے۔ ٹھیک ہے، اگر آپ کسی ایسی عورت سے بات کریں جو لمبے لباس پہنتی ہے، اگر آپ لمبے لباس میں دوڑنے کی کوشش کریں، تو آپ گر جائیں گے۔ آپ کی ٹانگیں الجھ جائیں گی، اور آپ گر پڑیں گے۔ تو، اگر مردوں کو تیزی سے حرکت کرنی ہوتی اور طاقتور طریقے سے عمل کرنا ہوتا، وہ اپنے لباس کو کھینچ کر اپنی کمر پر باندھ لیتے تھے۔ وہ اپنی کمر باندھ لیتے تھے، لفظ "کمر باندھنا" کا مطلب ہے "باندھنا۔" وہ اپنا لباس اپنی کمر کے گرد باندھ لیتے تھے۔ اگر آپ اس رسم کو سمجھتے ہیں، تو اس آیت کا مطلب سمجھنا آسان ہے۔

صحیفوں میں، رسومات موجود ہیں۔ میں آپ کو ایک اور رسم دکھاؤں گا جو میرے خیال میں غلط تعبیر کی جاتی ہے اور یقیناً بہت زیادہ غلط سمجھی جاتی ہے۔ آیئے لوقا 6:29 کی طرف جائیں۔ اور ہم دوسرا گال پھیرنے کے بارے میں پڑھیں گے۔

لوقا 6:29

جو کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے، اس کے لئے دوسرا بھی پیش کر۔ اور جو کوئی تیرا کرتا لے، اس سے اپنی قمیض بھی نہ روک۔

مجھے آیت 29 پر زیادہ وقت خرچ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میرا خیال ہے کہ آپ اس انگریزی ترجمہ میں جو کچھ کہا جا رہا ہے اسے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں: اگر کوئی آپ کے ایک گال پر مارے، تو آپ کو اس کے لئے دوسرا گال بھی پیش کرنا چاہئے۔

مسیحی دنیا میں اس آیت کو پڑھنے سے مسائل پیدا نہیں ہوتے، بلکہ اس کے پیچھے کی رسم کو نہ سمجھنے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے مسیحیوں کو یہ آیت استعمال کرتے سنا ہے کہ جب، مثال کے طور پر، صورتحال یہ ہو کہ ایک مجرم نے قتل جیسا شدید جرم کیا ہو، یا کسی نے عورت کے ساتھ زیادتی کی ہو، یا

مسلح ڈکیتی کی ہو، یا اغوا یا کوئی اور جرم کیا ہو۔ اور پھر بحث ہوتی ہے اور کوئی کہتا ہے، "آپ جانتے ہیں، مجھے اس شخص کو سزا دینے کے بارے میں نہیں پتہ۔ کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ دوسرا گال پھیرنا چاہئے؟ کیا یہی وہ نہیں جو ہمیں کرنا چاہئے؟"

ٹھیک ہے، ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ "دوسرا گال پھیرنا" ایک رسم ہے۔ جو لوگ اس جملے کو یہ کہنے کے لئے استعمال کرتے ہیں کہ ہمیں مجرموں سے انصاف نہیں لینا چاہئے، وہ اس نکتے کو نہیں سمجھتے کہ جب صحیفے کہتے ہیں "دوسرا گال پھیرنا" تو مسیح کہتے ہیں کہ اگر وہ آپ کے ایک گال پر ماریں تو دوسرا پیش کریں۔ لاگو کریں، تو جب کوئی آپ کی ایک گاڑی چوری کرے اور آپ کے اگر ہم اسے فوجداری انصاف کے نظام پر پاس دوسری گاڑی ہو، تو آپ کو وہ بھی اسے دے دینی چاہئے۔ کوئی جیل کی سزا نہیں، کوئی فوجداری سزا نہیں، یہاں تک کہ سماجی خدمت بھی نہیں۔ چوری کی کوئی سزا نہیں ہوگی۔ ٹھیک ہے، ہم اس طرح سے معاشرہ نہیں چلا سکتے۔ میرے خیال میں آپ یہ جانتے ہیں۔ آپ کو یہ فطری طور پر معلوم ہونا چاہئے کہ معاشرہ اس طرح سے نہیں چلایا جا سکتا۔

تو، مسیح کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟ بائبلی دنیا میں، کسی کے گال پر مارنا ایک تذلیل تھی۔ اور یہ ایک رسم تھی۔ آپ کسی کو گال پر مار کر اس کی تذلیل کرتے تھے۔ آپ اسے صحیفوں میں کئی جگہوں پر دیکھ سکتے ہیں، اور مسیحی تعلیمی خدمات کے پاس سزائے موت پر ایک رسالہ ہے جس میں بہت ساری مثالیں ہیں۔ تو، میں اس کی بہت ساری مثالیں دینے کے لئے وقت نہیں لوں گا، لیکن میں نوحہ 3 کی طرف جانا چاہوں گا۔ ایک بار پھر، میں جن مثالیں آپ کے ساتھ آج شیئر کر رہا ہوں اس سے زیادہ مثالیں ہیں۔ نوحہ یرمیاہ اور حزقی ایل کے درمیان ہے: یسعیاہ، یرمیاہ، نوحہ، حزقی ایل۔ اور نوحہ 3:30 میں ہم پڑھتے ہیں،

نوحہ 3:30

وہ اپنا گال اس کے سامنے پیش کرے جو اسے مارے، اور وہ رسوائی سے بھر جائے۔

اپنا گال اس کے سامنے پیش کرنا جو آپ کو مارے اور رسوائی سے بھر جانا، اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ صرف ایک مثال ہے، لیکن یہ دکھاتی ہے کہ گال پر مارنا ایک تذلیل ہے۔ میں آپ کو ایک اور آیت دکھاؤں گا۔ براہ کرم چند کتابیں پیچھے یشعیاہ 50:6 کی طرف پلٹیں۔ یہاں یشعیاہ وحی کے ذریعے لکھتے ہیں،

یشعیاہ 50:6

میں نے اپنی پیٹھ ان لوگوں کے سامنے پیش کی جنہوں نے مجھے مارا، اپنے گال ان کے سامنے جو میری داڑھی نوچتے تھے۔ میں نے اپنا چہرہ طعنہ زنی اور تھوکنے سے نہیں چھپایا۔

دوسرے لفظوں میں، جب لوگ اس کی تذلیل کرتے اور اسے تھپڑ مارتے، اس نے اپنا چہرہ طعنہ زنی سے نہیں چھپایا۔ تو، جب مسیح کہتے ہیں کہ اگر کوئی آپ کے گال پر مارے، تو اس کے لئے دوسرا بھی پیش کریں، تو یہ رسم ہے کہ اگر کوئی آپ کی تذلیل کرے، تو آپ اس تذلیل کو نظر انداز کریں۔

فرض کریں کہ آپ سڑک پر چل رہے ہیں اور آپ ایک مسیحی ہیں اور کوئی آپ کو مسیحی ہونے کی وجہ سے بیوقوف کہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے، "تم بیوقوف ہو۔ تم احمق ہو۔ تم مسیحی احمق اور بیوقوف ہو۔" کیا آپ کو سڑک کے پار دوڑ کر لڑائی شروع کرنی چاہئے؟ نہیں! آپ انہیں نظر انداز کرتے ہیں! ٹھیک ہے، اگر کوئی آپ کی تذلیل کرے، اگر کوئی زبانی طور پر آپ کو کوئی گندی بات کہے، تو آپ اس تذلیل کو نظر انداز کرتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔ یہی وہ سب ہے جو مسیح اپنی ثقافت میں کہہ رہے تھے-اگر کوئی آپ کے ایک گال پر مارے، اگر کوئی آپ کی تذلیل کرے، تو اسے تذلیل کرنے دیں اور یہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آپ ہماری ثقافت میں بھی یہی کریں گے۔ بالکل۔ اگر آپ سڑک پر چل رہے ہیں اور کوئی کہتا ہے، "اے مسیحی فلاں فلاں" اور آپ کو کوئی گندی بات کہتا ہے، تو آپ جانتے ہیں، آپ جا کر اس سے لڑائی نہیں کریں گے۔ آپ وہاں کھڑے ہوں گے اور وہ شاید آپ کو کوئی اور گندی بات کہے۔ اس طرح، ہم "دوسرا گال پھیرنا" کے معنی کو پورا کر رہے ہیں۔ یہ رسومات کی ایک بہترین مثال ہے۔

ان سیشنوں میں، ہم نے دیکھا کہ ہمیں آیت کو سمجھ کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت ہے، جیسے کہ نوح کی کشتی کے ساتھ، اور جہاں موسیٰ کو بچپن میں رکھا گیا تھا، جو دریائے نیل میں نہیں تھا۔ ہم نے دیکھا کہ ہمیں صحیفوں کی تعبیر کے لئے سیاق و سباق استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ہمیں سمجھ کی وسعت

استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ہمیں بائبلی رسومات کو سمجھنا ہوگا، اور شکر ہے کہ کتابیں ہمیں بائبلی رسومات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ہمیں بیان کے انداز کو بھی سمجھنا ہوگا۔

بیان کے انداز

سمجھ کی وسعت کی ایک اور مثال جو کہ ایک بیان کا انداز بھی ہے، کے لئے آیئے ملاکی 4:5 کی طرف جائیں۔

ملاکی 4:5

دیکھو، میں تمہارے لئے نبی ایلیاہ کو رب کے عظیم اور خوفناک دن کے آنے سے پہلے بھیجوں گا۔

اسے پڑھ کر، آپ شاید اپنے آپ سے سوچ رہے ہوں، "ایک منٹ رکو، ایلیاہ تو سلاطین کی کتاب کے زمانے میں بہت پہلے رہتا تھا۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ یسوع مسیح رب کے دن کے آنے سے پہلے ایلیاہ کو بھیجیں گے؟" اور اس آیت کی تعبیر نے بہت ساری پیچیدگی پیدا کی ہے، بشمول ایک علم الٰہیات جو کہتی ہے کہ خدا ایلیاہ کو مردوں میں سے اٹھائے گا۔

لیکن ہم بائبل ہمیں کیا بتاتی ہے اسے صحیفوں کی سمجھ کی وسعت سے سیکھ سکتے ہیں۔ براہ کرم متی 17:10-13 کی طرف پلٹیں۔

متی 17:10-13

شاگردوں نے اس [یسوع] سے پوچھا، "پھر شریعت کے معلمین کیوں کہتے ہیں کہ پہلے ایلیاہ کا آنا ضروری ہے؟" یسوع نے جواب دیا، "یقیناً ایلیاہ آتا ہے اور سب کچھ بحال کرے گا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں، ایلیاہ پہلے ہی آ چکا ہے اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا، بلکہ اس کے ساتھ وہ سب کچھ کیا جو وہ چاہتے تھے۔ اسی طرح ابنِ آدم بھی ان کے ہاتھوں تکلیف اٹھائے گا۔" تب شاگردوں نے سمجھا کہ وہ ان سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

کیا؟ یوحنا بپتسمہ دینے والا؟ میں نے سوچا کہ وہ ایلیاہ بھیجنے والے تھے۔ پھر یوحنا بپتسمہ دینے والا آتا ہے اور یسوع مسیح کہتے ہیں کہ وہ ایلیاہ تھا۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ جو ہو رہا ہے وہ ایک بہت عام بیان کا انداز ہے جسے آپ اور میں شاید باقاعدگی سے استعمال کرتے ہیں۔ اسے "انٹونوماسیا" کہا جاتا ہے۔ اب آپ شاید کہہ رہے ہیں، "میں نے اپنی زندگی میں کبھی انٹونوماسیا استعمال نہیں کیا۔" لیکن یہ اس بیان کے انداز کا تکنیکی نام ہے جس کا مطلب ہے "نام کی تبدیلی۔" اور اسے تب استعمال کیا جاتا ہے جب آپ چاہتے ہیں کہ ایک شخص کی خصوصیات کو دوسرے شخص میں سمجھا جائے، تو آپ نام بدل دیتے ہیں۔

میرے بیٹے سموئیل کے ساتھ ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا جب وہ تقریباً پانچ سال کا تھا۔ اسے صوفے پر اچھلنا کودنا پسند تھا، اور وہ صوفے پر اس طرح اچھلتا کودتا تھا جیسے وہ اچھلنے کی چٹائی ہو، اور میں کہتا، "رک جاؤ، طرزان۔" میرا کیا مطلب تھا؟ میں نے اسے طرزان کیوں کہا جب اس کا نام سموئیل ہے؟ ٹھیک ہے، اسے طرزان کہہ کر میں اس میں وہ خصوصیات ڈال رہا تھا جو طرزان میں ہیں، جیسے اچھلنا کودنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ چھلانگ لگانا۔

اگر آپ کسی کے ساتھ کرکٹ کھیل رہے ہیں اور وہ ایک شاندار شاٹ مارتا ہے، تو آپ کہہ سکتے ہیں، "شاباش، واجد!" واجد بھٹی کے لئے۔ شاید اس نسل میں، آپ کہیں، "شاباش، عفریدی!" شاہد عفریدی کی وجہ سے۔

یا، اگر آپ فٹ بال کھیل رہے ہیں اور کوئی زبردست گول مارتا ہے، تو آپ کہہ سکتے ہیں، "واہ، رونالڈو، زبردست!" کیونکہ کرسٹیانو رونالڈو ایک شاندار فٹ بال کھلاڑی ہے۔

نام بدل کر، ہم دوسرے شخص کی خصوصیات کو منسوب کرتے ہیں، اور یہ بائبل میں بھی عام ہے۔ اب ہم جانتے ہیں کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ایلیاہ کہا گیا کیونکہ وہ ایلیاہ کی طاقت کے ساتھ چلتا تھا اور اس نے ایلیاہ کی طرح مشکل حالات کا سامنا کرنے میں بہت سی چیزیں کیں۔

2 سلاطین 9:30 میں انٹونوماسیا کی ایک دلچسپ مثال ہے۔

2 سلاطین 9:30-31

تب یہویز ریعیل گیا [یز ریعیل شہر ہے، ایزبیل ملکہ ہے]۔ جب ایزبیل نے یہ سنا، اس نے آنکھوں کا میک اپ کیا، اپنے بال سنوارے اور کھڑکی سے باہر دیکھا۔ جب یہو دروازے میں داخل ہوا، اس نے پوچھا، "کیا تو امن سے آیا ہے، اے زمری، اپنے آقا کے قاتل؟"

ایزبیل یہو کا نام جانتی تھی، لیکن اس نے اسے زمری کہا۔ کیوں؟ کیونکہ زمری ایک پہلے کا بادشاہ تھا جس نے بادشاہ بننے کے لئے ایک بادشاہ کو قتل کیا تھا۔ اور زمری کی حکومت صرف سات دن تک چلی تھی اس سے پہلے کہ اسے خود قتل کر دیا گیا۔

یہو کا ارادہ بادشاہ کو قتل کر کے بادشاہ بننے کا تھا، اور اسے زمری کہہ کر وہ کہنا چاہتی تھی، "اگر تو مجھے اور بادشاہ کو قتل کرے گا، تو تیری حکومت بھی زیادہ دیر نہیں چلے گی۔" یہ ایک مثال ہے جہاں بیان کے انداز ہمیں کلامِ خدا کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ ای ڈبلیو بولنگر کی ایک شاندار کتاب ہے — ہم نے اس سلسلے میں پہلے ہی ان کی سوانح کا کچھ حصہ آپ کو پڑھا ہے — وہ شاندار کتاب ہے "بائبل میں استعمال ہونے والے بیان کے انداز" از ای ڈبلیو بولنگر اور یہ اس میں مدد دیتی ہے۔

ہم کلامِ کامل کو دریافت کرنے کے اپنے کام میں آگے بڑھتے رہیں گے، اور اگلا ہم ترجمہ پر نظر ڈالیں گے۔

ترجمہ

براہ کرم اپنے نصاب میں حنا کہ دیکھیں، ہم ابھی اس حصے میں ہیں جس میں ہم بات کر رہے ہیں کہ صحیفوں کی غلط تعبیریں اور بظاہر تضادات کہاں سے آتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ وہ تین ذرائع سے آ سکتے ہیں: سمجھنے میں غلطی، ترجمہ میں غلطی، اور منتقلی میں غلطی۔ سمجھنے میں غلطی کے موضوع کے تحت، ہم نے آیت، سیاق و سباق، اور اسی طرح کی باتوں پر بات کی۔ آخری جو وہاں درج ہے وہ ہے نظامات کو سمجھنا۔ ہم اسے ابھی کے لئے ایک طرف رکھیں گے کیونکہ یہ ایک بہت اہم موضوع ہے اور ہم اس کے لئے ایک مکمل سیشن دینا چاہتے ہیں۔ اسی لئے میں ذرا آگے بڑھ رہا ہوں اور بائبل میں غلط ترجموں، غلط تعبیروں، اور بظاہر تضادات کے دیگر دو ذرائع کی طرف جا رہا ہوں، جو ہیں ترجمہ میں غلطی یا منتقلی میں غلطی۔

یہ سمجھنے میں کافی سادہ ہیں کہ ترجمہ میں غلطی اس وقت ہوتی ہے جب متن کو ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہو اور مترجم کوئی ایسا لفظ چنتا ہے جو مناسب نہیں ہوتا — واقعی صرف ایک ناقص انتخاب کرتا ہے — جس کے نتیجے میں یہ گمراہ کن ہو جاتا ہے یا سچائی کو مسخ کر دیتا ہے۔ یہ ترجمہ میں غلطی ہے، اور ہم چند مثالیں دیکھیں گے۔

منتقلی میں غلطیوں کا تعلق نقل سے ہے۔ اسے صرف نقل کی غلطی سمجھیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کاتب ایک متن سے دوسرے متن کی نقل کر رہا ہوتا ہے اور کچھ چھوٹ جاتا ہے یا شامل ہو جاتا ہے، یا یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ کسی طرح سے مسخ ہو جائے۔ تو، ہم منتقلی میں غلطیوں کی چند مثالیں بھی دیکھیں گے۔

ہم ان ترجمہ کی غلطیوں کو مختصراً ڈھکنے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ، ایمانداری سے، ان کی دریافت اور ان کو سلجھانے کے لئے کچھ پیچیدہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے متن کی سمجھ کی وسعت اور شاید یونانی اور عبرانی کے کچھ علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ بائبل کے نئے محنتی طالب علم ہیں، تو یہ چیزیں فوراً سمجھ میں نہ آئیں، لیکن یہ جاننے کی قدر ہے کہ یہ ہو سکتی ہیں اور ہوتی ہیں۔

پھر، اگر آپ صحیفوں کے کسی حصے سے جدوجہد کر رہے ہیں جو موزوں نہیں ہوتا، تو آپ اپنے آپ سے پوچھ سکتے ہیں، "واہ، میں اسے سمجھ نہیں پا رہا۔ شاید یہاں ترجمہ میں غلطی ہے۔" یا آپ سوچ سکتے ہیں، "میں نے لغات چیک کیں اور عبرانی اور یونانی الفاظ دیکھے۔ یہ درست لگتا ہے، لیکن پھر بھی موزوں نہیں ہو رہا۔ شاید یہ اس متن میں منتقلی کی غلطی ہے جس پر میرا بائبل کا ترجمہ مبنی ہے۔" اسی لئے ان دو قسم کی غلطیوں کے بارے میں جاننا اہم ہے۔

اگر آپ خروج، باب 20 کی طرف پلٹیں، میں کنگ جیمز ترجمہ سے پڑھ کر ایک غلط ترجمہ کی مثال دکھاؤں گا کیونکہ یہ وہاں این آئی وی ترجمہ سے زیادہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ خروج 20 وہ جگہ ہے جہاں دس احکام درج ہیں۔ آپ شاید ایک حکم، "تو قتل نہ کرے گا،" کو بغیر بائبل دیکھے بھی دہرا سکتے ہیں۔ "تو قتل نہ کرے گا" اس حکم کی عام دہرائی جانے والی شکل ہے، اور خروج 20 میں کنگ جیمز ترجمہ میں اسے اسی طرح ترجمہ کیا گیا ہے۔ خروج 20:13 میں کہا گیا ہے:

خروج 20:13

تو قتل نہ کرے گا۔

لیکن اگر آپ خروج 21 کی طرف پلٹیں اور وہاں دیے گئے قوانین کو مزید تفصیل سے پڑھنا شروع کریں، تو یہ ایک بظاہر تضاد لگتا ہے۔ خروج 21:12 کنگ جیمز ترجمہ میں پڑھتا ہے:

خروج 21:12

جو کوئی کسی آدمی کو مارے کہ وہ مر جائے، اسے ضرور سزائے موت دی جائے گی۔

خروج 21:15 کہتا ہے:

خروج 21:15

اور جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے، اسے ضرور سزائے موت دی جائے گی۔

ٹھیک ہے، یہ کیا ہو رہا ہے؟ باب 20 کہتا ہے، "تو قتل نہ کرے گا،" لیکن پھر قانون وہ تمام وجوہات اور مواقع بتاتا ہے جب کسی کو سزائے موت دینا مناسب ہے۔ یہاں مسئلہ لفظ "قتل" ہے۔ یہ واقعی ایک غلط ترجمہ ہے۔ این آئی وی ترجمہ میں، اسے درست طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ این آئی وی کہتا ہے، "تو خون نہ کرے گا۔" خدا کے نقطہ نظر سے قتل اور خون کرنے میں بہت بڑا فرق ہے، اور اس کی خوبصورتی سے وضاحت مسیحی تعلیمی خدمات کی کتاب "سزائے موت، خدائی یا غیر خدائی" میں کی گئی ہے۔

صحیفوں میں غلط ترجمہ کی ایک اور مثال افسیوں کی کتاب میں ہے۔ تو، اپنی بائبلوں میں نئے عہد نامہ کے افسیوں، باب 3 کی طرف پلٹیں۔

افسیوں 3:4

اسے پڑھ کر، تم میری اس بصیرت کو سمجھ سکو گے جو مسیح کے راز کے بارے میں ہے۔

یہاں لفظ "راز" مسئلہ ہے۔ لفظ "راز" اس حصے میں کئی بار آتا ہے، لیکن یہ ایک بد قسمتی سے غلط ترجمہ ہے۔ یہ یونانی لفظ "مستریون" سے آتا ہے۔ آپ دونوں الفاظ کی مماثلت سے دیکھ سکتے ہیں کہ مترجمین نے یہاں کیا کیا، انہوں نے ایک یونانی لفظ کو انگریزی لفظ میں منتقل کیا اور لفظ "راز" لے آئے۔ انگریزی میں اس کو "مسٹری" بولا جاتا ہے اور اردو مے ہم اسے راز کہتے ہیں.

حقیقت یہ ہے کہ یونانی لفظ "مستریون" کا اصل مطلب "راز" ہے، اور راز اور معمہ میں بہت بڑا فرق ہے۔ راز صرف وہ چیز ہے جسے مصنف ظاہر نہ کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، میں اپنے بچے سے چاکلیٹ کو فرج میں چھپا کر راز رکھ سکتا ہوں۔ لیکن ایک معمہ، راز کے برعکس، وہ چیز ہے جو سمجھ میں نہیں آتی۔ ایک مثال روشنی کا مطالعہ ہے۔ کئی سالوں میں ہزاروں پیسے خرچ کرنے اور سائنسدانوں کی طرف سے روشنی کو سمجھنے کے لئے بے شمار گھنٹوں کے باوجود کوئی واضح جواب نہیں ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ روشنی اب بھی ایک معمہ ہے۔ کبھی کبھی روشنی ذرے کی طرح برتاؤ کرتی ہے اور کبھی لہر کی طرح۔ یہ ایک ایسی سچائی ہے جسے دریافت یا پکڑا نہیں جا سکتا۔

افسیوں کی کتاب میں اس یونانی لفظ "مستریون" کی بد قسمتی یہ ہے کہ یہ اس خیال کو ہوا دیتی ہے کہ روحانی معاملات سمجھ میں نہیں آ سکتے اور خدا چاہتا ہے کہ چیزیں ہمارے لئے ناقابل حل رہیں، لیکن یہ سچائی نہیں ہے۔ نتیجتاً، مسیحی سچائی جاننے کی برکت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

ٹھیک ہے، ہم اگلے سیشن میں منتقلی میں غلطیوں اور نظامات کے ساتھ دوبارہ شروع کریں گے۔

خدا کی برکت ہو۔